۶۔ کرن

ضمیر اظہر

پہلی بات : خدا نے سورج، چاند وغیرہ بنائے ہیں۔ ہمیں کام کرنے کے لیے توانائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ توانائی ہمیں سورج کی کرنوں سے حاصل ہوتی ہے۔ جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی کرنیں زمین پر ہر جگہ پھیل جاتی ہیں اور ان کی روشنی کئی شکلوں میں ہمارے سامنے آتی ہے۔ کہیں شفق، کہیں دھنک اور کہیں چاندنی کی شکل میں۔ ذیل کی نظم میں شاعر نے سورج کی کرنوں کے رنگ روپ کو مختلف انداز میں پیش کیا ہے۔

میں رنگ رُوپ کی رانی
شفق کی بگیا سپنا میرا ، دھنک ہے مری کہانی
میں رنگ رُوپ کی رانی

ڈار ڈار پر جھوُلا جھوُلوں ، پھوُل پھوُل پر ناچوُں
کلی کلی کا چوُم کے مکھڑا ، جھوُم جھوُم کر ناچوُں
چمن چمن میں گھوُم گھوُم کر سنوُں پون کی بانی
میں رنگ رُوپ کی رانی

کوَمل تارے موتی میرے ، چاند ہے میری نیّا
جگمگ جگمگ کرنے والا جگنوُ میرا بھیّا
مجھ مَن موہن ، سُندر کی نگری ہے کتنی سُہانی
میں رنگ رُوپ کی رانی

کنول کنول پر منڈلاتی ہوں جب من کو بہلانے
دیکھ کے اپنے آئینے میں میرے پنکھ سُہانے
چلتے چلتے رُک جائے ندی کا بہتا پانی
میں رنگ رُوپ کی رانی

جانتی ہوں میں جیوَن میرا ہے اک کچّا موتی
پل دو پل میں مل جائے گی خاک میں جس کی جوتی
پھر بھی مُسکا مُسکا کر جیتی ہوں میں دیوانی
میں رنگ رُوپ کی رانی

خلاصۂ کلام : اس نظم میں سورج کی کرن اپنی خوبیاں بیان کرتی ہوئی کہہ رہی ہے کہ میں روپ کی رانی ہوں۔شفق اور دھنک میرے روپ ہیں۔سورج کی کرنیں سات رنگوں کا مرکب ہوتی ہیں۔اسی لیے شاعر نے اسے روپ کی رانی کہا ہے۔میں باغ میں شاخوں پر جھولا جھولتی ہوں،کلیوں اور پھولوں کا منہ چومتی ہوں،آسمان پر بکھرے ہوئے ستارے میرے موتی ہیں،چاند میری ناؤ ہے اور جگنو میرا بھائی ہے۔میں کنول کے پھول پر منڈلاتی ہوں ۔میرے خوبصورت پروں کو اپنے آئینے میں دیکھ کر ندی کا پانی رُک جاتا ہے۔میری زندگی ایک کچے موتی کی طرح ہے جس کی روشنی جلد ختم ہوجائے گی ۔یہ جانتے ہوئے بھی میں ہنسی خوشی زندگی گزارتی ہوں۔

معنی واشارات

رنگ روپ	-	خوبصورتی	Appearance, complexion and look		
بگیا	-	باغیچہ	Garden		
ڈار	-	ڈالی	Branch		
پون	-	ہوا	Wind		
بانی	-	آواز	Voice		
کومل	-	نرم	Soft, tender		
نیّا	-	ناؤ	Boat		
نگری	-	بستی، آبادی	Bustee, colony		
من موہن	-	دل پسند	Pleasant, attractive		
جوتی	-	چراغ کی لَو	Flame		

مشق

- نظم کرن کا بغور مطالعہ کیجیے اور دی ہوئی سرگرمیوں کو ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔
  - ۱۔ اِس گیت کے کسی بند کو نقل کیجیے۔
  - ۲۔ ندی کے چلتے چلتے رک جانے کا سبب لکھیے۔
  - ۳۔ چاند کو نیّا اور جگنو کو بھیّا کہنے کا سبب لکھیے۔
  - ۴۔ رنگ روپ کی رانی کے ذریعے انسان کو کی گئی نصیحت کو واضح کیجیے۔
- نظم 'کرن' سے ہندی کے الفاظ الگ کرکے اُن کے اُردو ہم معنی الفاظ لکھیے۔
- گیت کے قافیوں کی فہرست بنایئے۔
- اس گیت کے معنی واشارات سے پانچ الفاظ منتخب کرکے اُنھیں حروفِ تہجی کی ترتیب میں لکھیے۔

77SCKK

۷۔ غزلیات

غزل شاعری کی اُس مقبول ترین صنف کو کہتے ہیں جس میں نظم کی طرح شروع سے آخر تک ایک ہی خیال نہیں ہوتا بلکہ ہر شعر کا مضمون الگ ہوتا ہے۔غزل میں اشعار کی تعداد مقرر نہیں ہے مگر کم سے کم پانچ اشعار کی پابندی کی جاتی ہے۔غزل کے پہلے شعر کے دونوں مصرعوں میں قافیہ ہوتا ہے جسے مطلع کہتے ہیں۔قافیے کے بعد لفظ یا الفاظ کا جو مجموعہ ہوتا ہے اسے ردیف کہا جاتا ہے۔غزل میں ہر شعر کے دوسرے مصرعے میں قافیہ ہوتا ہے۔ردیف بھی لائی جاتی ہے۔عام طور پر آخری شعر میں شاعر کا تخلص ہوتا ہے۔اس آخری شعر کو مقطع کہتے ہیں۔

غزل - ذوقؔ دہلوی

جان پہچان : شیخ محمد ابراہیم ذوقؔ ۲۲/اگست ۱۷۹۰ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔وہ آخری مغل تاجدار بہادر شاہ ظفر کے استاد تھے۔ بادشاہ نے انھیں 'ملک الشعرا' اور 'خاقانی ہند' کے خطابات سے نوازا تھا۔ذوقؔ بنیادی طور پر قصیدے کے شاعر ہیں۔سوداؔ کے بعد وہ اُردو کے سب سے بڑے قصیدہ نگار مانے جاتے ہیں۔۱۶/نومبر ۱۸۵۴ء کو دہلی ہی میں ان کا انتقال ہوا۔

اسے ہم نے بہت ڈھونڈا ، نہ پایا — اگر پایا تو کھوج اپنا نہ پایا
مقدّر ہی سے گر سوُد و زیاں ہیں — تو ہم نے کچھ یہاں کھویا نہ پایا
احاطے سے فلک کے ہم تو کب کے — نکل جاتے مگر رَستا نہ پایا
کبھی تو اور کبھی تیرا رہا غم — غرض خالی دلِ شیدا نہ پایا
نظیر اس کا کہاں عالم میں اے ذوقؔ
کوئی ایسا نہ پائے گا ، نہ پایا

معنی و اشارات

مقدر	قسمت	Fate
سودوزیاں	نفع اور نقصان	Profit and loss
فلک	آسمان	Sky
دلِ شیدا	چاہنے والا دل	Lover
نظیر	مثال	Same, match

مشق

- اس غزل کا مطلع تلاش کر کے لکھیے۔
- یہ شعر کس صنعت کا ہے؟

مقدر ہی سے گر سود و زیاں ہیں
تو ہم نے کچھ یہاں کھویا نہ پایا

- اس غزل کی ردیف لکھیے۔
- شاعر کا دِل کبھی خالی نہ رہا۔وجہ لکھیے۔
- "بہت ڈھونڈا، نہ پایا" سے مراد ....

- ستون 'الف' کے الفاظ کے معنی ستون 'ب' میں دیے ہوئے ہیں۔مناسب جوڑیاں لگائیے۔

ستون الف : الفاظ	ستون ب : معنی
کھوج	مثال
مقدر	دنیا
فلک	قسمت
نظیر	تلاش
عالم	آسمان

غزل - شکیبؔ جلالی

جان پہچان: شکیبؔ جلالی یکم اکتوبر۱۹۳۴ءکوعلی گڑھ میں پیدا ہوئے۔ان کا اصل نام سیّد حسن رضوی تھا۔ان کے آباواجدادعلی گڑھ کے نزدیک قصبہ جلالی کے رہنے والے تھے۔ ۱۹۴۷ء میں جب وہ محض پندرہ برس کے تھے،غزل گوئی کا آغاز کیا۔ وہ جدید اُردوغزل کے اہم شعرامیں شمار ہوتے ہیں۔لیکن بدقسمتی سے وہ ۳۲ سال کی قلیل عمر میں ۱۲رنومبر ۱۹۶۶ءکوسرگودھا میں انتقال کر گئے۔ان کا شعری مجموعہ'روشنی اے روشنی'ان کے انتقال کے بعد ۱۹۷۲ء میں شائع ہوا۔

جہاں تلک بھی یہ صحرا دِکھائی دیتا ہے
مری طرح سے اکیلا دِکھائی دیتا ہے

نہ اتنی تیز چلے سرپھری ہَوا سے کہو
شجر پہ ایک ہی پتّا دِکھائی دیتا ہے

بُرا نہ مانیے لوگوں کی عَیب جوئی کا
اُنھیں تو دن کا بھی سایہ دِکھائی دیتا ہے

یہ ایک ابر کا ٹکڑا کہاں کہاں برسے
تمام دشت ہی پیاسا دِکھائی دیتا ہے

وہیں پہنچ کے گرائیں گے بادباں اب تو
وہ دُور کوئی جزیرہ دِکھائی دیتا ہے

7628MB

معنی واشارات

تلک	تک	Till, untill	
سرپھری	پاگل	Unmanageable, mad	
عیب جوئی	خرابی تلاش کرنا	Picking out faults	
دشت	جنگل	Desert, forest	
بادبان	وہ کپڑا جوکشتی کی رفتارکو بڑھانے اوراس کا رُخ موڑنے کے لیےلگاتے ہیں	Sail	

مشق

❂ دیے ہوئے الفاظ کے ہم معنی لفظ لغت سے تلاش کیجیے۔

صحرا ، شجر ، سایہ ، جزیرہ

❂ درج ذیل شعرکی تشریح کیجیے۔

یہ ایک ابر کا ٹکڑا کہاں کہاں برسے
تمام دشت ہی پیاسا دِکھائی دیتا ہے

❂ دیے ہوئے الفاظ کی جمع لکھیے۔

شجر ، پتّا ، جزیرہ ، عیب

❂ غزل کے مطابق مناسب جوڑیاں لگایئے۔

۱۔ بُرا نہ مانیے	۱۔ پیاسا دِکھائی دیتا ہے
۲۔ یہ ایک ابر کا ٹکڑا ہے	۲۔ اکیلا دِکھائی دیتا ہے
۳۔ وہ دور کوئی	۳۔ کہاں کہاں برسے
۴۔ میری طرح سے	۴۔ لوگوں کی عیب جوئی کا
۵۔ تمام دشت ہی	۵۔ جزیرہ دِکھائی دیتا ہے

۸۔ رباعیات

پہلی بات : کسی مخصوص موضوع پر مسلسل اشعار کے مجموعے کو نظم کہتے ہیں۔ اس کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں جو مصرعوں یا اشعار کی تعداد کے مطابق پہچانی جاتی ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ چار مصرعوں اور ایک خاص وزن و بحر میں ادا کیے گئے شاعرانہ خیال کو **رباعی** کہتے ہیں۔ اکثر اس کے پہلے، دوسرے اور چوتھے مصرعے میں قافیہ ہوتا ہے۔ (کبھی کبھی چاروں مصرعوں میں بھی قافیے استعمال کیے جاتے ہیں۔) رباعی میں شاعر جو کچھ کہنا چاہتا ہے اس کا خیال پہلے مصرعے سے ترقی کرتے ہوئے چوتھے مصرع میں اپنے عروج پر پہنچتا ہے۔ یہ مصرع بہت متاثر کرنے والا ہوتا ہے۔ شاعر اس میں رباعی کے بہت وسیع خیال کو ایک نقطے پر مرکوز کر دیتا ہے اس لیے یہ مصرع بڑے خوب صورت اور چونکانے والے انداز میں شاعر کی بات کو مکمل کرتا ہے۔

تمام بڑے اور اہم شعرا کے کلام میں رباعیاں ملتی ہیں۔ میؔر و سوؔدا، انیؔس و دبیؔر، غالبؔ و ذوقؔ، اکبؔر و رواںؔ، جوشؔ و فراقؔ، امجدؔ و یگانہؔ سب نے رباعیاں کہی ہیں۔

امجدؔ حیدرآبادی

جان پہچان : امجدؔ حیدرآبادی کا اصل نام سیّد احمد حسین تھا۔ وہ یکم جنوری ۱۸۸۸ء کو حیدرآباد میں پیدا ہوئے تھے۔ ابتدائی تعلیم مدرسۂ نظامیہ سے حاصل کی۔ پنجاب یونیورسٹی سے منشی فاضل کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد وہ مدرّس ہوئے اور ترقی کرتے کرتے صدر محاسب کے دفتر میں ملازم ہوگئے۔ وہ نہایت صوفی مزاج تھے۔ انھوں نے رباعی کے فن میں نام کمایا۔ ان کی رباعیوں کے تین مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ موسیٰ ندی کی طغیانی میں ان کا گھر، ماں اور والدہ سب غرق ہوگئے تھے۔ اسی کا غم انھیں آخری عمر تک کھائے جاتا رہا۔ ۳۱/جنوری ۱۹۶۱ء کو حیدرآباد ہی میں ان کا انتقال ہوا۔

کم ظرف اگر دولت و زر پاتا ہے
مانندِ حَباب اُبھر کے اِتراتا ہے
کرتے ہیں ذرا سی بات پر فخر خسیس
تنکا تھوڑی ہَوا سے اُڑ جاتا ہے

سہیلؔ مالیگانوی

جان پہچان : عبدالغفور دین محمد سہیلؔ ۱۹۱۱ء میں محمودآباد (یوپی) میں پیدا ہوئے۔ وہ فارسی کے بہت بڑے عالم تھے۔ ہندوستان کے بڑے بڑے محققین فارسی کے مسائل پر گفتگو کرنے کے لیے ان سے ملنے آتے۔ طبابت اور تدریس کے پیشے سے وابستہ رہے۔ نظم اور غزل سے زیادہ رباعیات سے لگاؤ تھا۔ شاعری میں ان کے بہت سے شاگرد ہیں۔ 'سفینہ، درد و فغاں' اور 'درد و داغ' ان کے شاعری کے مجموعے ہیں۔ ۲۳/فروری ۱۹۸۵ء کو مالیگاؤں میں انھوں نے وفات پائی۔

رَستے سے ہمالہ کو ہٹائے گا ضرور
منزل کی طرف قدم بڑھائے گا ضرور
یہ خاک کا پُتلا بھی بڑا ضدّی ہے
آندھی میں چراغ اپنا جلائے گا ضرور

معنی واشارات

کم ظرف	نالائق، کمینہ	Low-spirited
مانندِ حباب	بلبلے کی طرح	Like a bubble
خسیس	بہت کنجوس	Miser, ungenerous
خاک کا پتلا	مراد انسان	Human being
آندھی میں چراغ جلانا	ناممکن کام کرنا	Attempt the impossible

مشق

رباعی ۱ :

- رباعی سے وہ مصرع تلاش کر کے لکھیے جس میں دو ہم معنی الفاظ آئے ہیں۔
- ہم معنی الفاظ لکھیے۔

زر	حباب	خسیس	کم ظرف
....	....	....	....

- اس رباعی کے قافیے لکھیے۔
- رباعی کا مطلب لکھیے۔

رباعی ۲ :

- خاک کا پتلا کے لیے ایک لفظ لکھیے۔
- اس رباعی کے تینوں قافیے اور ردیف لکھیے۔
- شعر کی تشریح کیجیے۔

یہ خاک کا پتلا بھی بڑا ضدی ہے
آندھی میں چراغ اپنا جلائے گا ضرور

قواعد

واوِ عطف

یہ فقرے غور سے پڑھیے: غریب اور امیر، دل اور دماغ، لباس اور آرائش، نزدیک اور دور، بلند اور پست

ان فقروں میں دو لفظوں کو لفظ 'اور' سے جوڑا گیا ہے۔ کبھی کبھی 'اور' کی جگہ انھیں حرف 'و' سے بھی جوڑا جاتا ہے جیسے غریب و امیر، دل و دماغ، لباس و آرائش، نزدیک و دور، بلند و پست۔

فارسی اور عربی لفظوں کو جوڑنے کے لیے ایسا کیا جاتا ہے اس واو کو **'واوِ عطف'** کہتے ہیں۔

لفظوں کی ایسی ترکیبوں میں 'و' کو پہلے لفظ کے آخر سے جوڑ کر پڑھا جاتا ہے۔ مثلاً غریبو امیر، دِلو دماغ وغیرہ۔

7BB4NV